اسلام میں انسانی حقوق

اسلام نے دنیا میں جو انسانی حقوق کی [illegible]
مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام [illegible]
یہ پیغام دیا کہ دنیا میں رہنے والے [illegible]
[illegible] سب انسان برابر ہیں [illegible]

[illegible] حضور نے [illegible] اس کا مفہوم ہے: بیشک تیرے رب کا تجھ پر حق ہے، تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے، تمہاری بیوی کا تجھ پر حق ہے، تیرے ملنے جلنے والوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس ہر حقدار کا حق ادا کرو۔

* مردوں نے ہر سماج میں اپنی برتری اور حقوق کو منوایا تھا سوائے [illegible] غلام کے۔ اسلام نے بھی اسے انفرادی، اجتماعی سطح پر جائز حقوق کا تعین کیا۔

* غلاموں کے معاملے میں لوگوں کا رویہ انسانیت سے گرا ہوا تھا۔ اسلام نے اس کے حقوق کی پاسداری کی جس سے بتدریج غلامی کے خاتمے کی راہ ہموار ہوئی۔ دنیا میں جس طریقے سے غلام بنایا جاتا تھا کسی کو بھی آزاد بردہ فروشوں نے بیچ ڈالا ہو یا کسی جرم کے ذمے کوئی تاوان ہوتا اور وہ اسے ادا نہیں کر سکتا تو بازار میں اسے فروخت کر دیا جاتا اور وہ غلام بن جاتا۔ جنگی قیدی کو غلام بنا لیا جاتا تھا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ دونوں صورتوں کی غلامی کو کالعدم قرار دیا اور صرف جنگ کی صورت میں پکڑے جانے والی غلامی کو برقرار رکھا اور اس طرح کہ انہیں مختلف خاندانوں میں بطور خادم تقسیم کر دیا جاتا۔ حضور اکرم بعض موقعوں پر قیدیوں کو غلام بنانے کے بجائے آزاد کر دیا اور جو اس طریقے سے قیدی غلام بن گئے ان کے حقوق کی تلقین کی۔ چنانچہ ان کے لیے حضور نے فرمایا: یہ تمہارے بھائی ہیں جو تم خود کھاتے ہو انہیں بھی کھلاؤ، جو خود پہنتے ہو انہیں بھی اسی معیار کا پہناؤ۔ اور جس کام کے کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہے اس کا بوجھ ان پر نہ ڈالو۔ حضور اکرم نے اپنی وفات میں اس طبقے کی خاص رعایت کرنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: حضور نے اپنی آخری وصیت میں یہی بات اس بات کو دہرایا۔ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم۔ نماز کا خیال رکھنا اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھنا۔